ورلڈ اسلامک فورم کے زیر اہتمام کانفرنس

ہندوستان کی آزادی کے ۶۳ ویں جشن کے موقع پر ۸/اگست ۲۰۱۰ء بروز اتوار ایسٹ لندن کے معروف تعلیمی ادارے دارالامہ کے وسیع ہال میں ورلڈ اسلامک فورم کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس زیرِ صدارت مولانا عیسیٰ منصوری منعقد ہوئی جس کا عنوان تھا: ’’برصغیر کی تحریک آزادی میں مسلمانوں کا کردار اور آزادی کے ۶۳ برس میں کیا کھویا کیا پایا‘‘۔ کانفرنس میں لندن اور برطانیہ کے مختلف شہروں سے ہر طبقہ کے لوگوں خصوصاً مختلف تنظیموں، اداروں، مساجد اور اسلامک سینٹرز کے ذمہ داروں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں بھارت سے میڈیا کے مشہور سہارا گروپ کے چیف ایڈیٹر جناب عزیز برنی بطورِ مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ بھارت میں اردو تفتیشی صحافت کا سہرا ڈاکٹر عزیز برنی کے سر ہے جنہوں نے گذشتہ ایک دہائی میں کمیونل دہشت گرد صحافت کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور ثابت کر دیا کہ گذشتہ چند سالوں میں حیدر آباد کی مکّہ مسجد، اجمیر شریف، جے پور، مالیگاؤں اور سمجھوتہ ایکسپریس کے بم دھماکے کسی مسلمان نے نہیں بلکہ ہندوتوا کے دہشت گردوں نے کیے جن میں مندر کے پروہت پجاری، بھارتی فوج کے حاضر سروس کرنل تک شامل ہیں۔ عزیز برنی کی ایک درجن سے زیادہ اردو و انگریزی تحقیقی کتب دنیا بھر میں پڑھی جا رہی ہیں۔

کانفرنس کے دوسرے مہمان خصوصی بھارت کے ممتاز عالم دین اور درجن بھر علمی و تحقیقی کتب کے مصنف جناب مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی تھے۔ ان کے علاوہ بھارت کے عظیم علمی و دینی ادارے جامعہ سید احمد شہیدؒ کٹولی (یوپی) کے استاذ جناب مولانا انعام صاحب، جنگ کے سابق ایڈیٹر جناب ظہور نیازی صاحب، شیخ الحدیث مولانا محی الدین بڑودوی، جماعت اسلامی کے ممتاز عالم و اسکالر مولانا رضوان فلاحی اردو کمپیوٹر سینٹر کے ڈائریکٹر و براڈ کاسٹر مفتی برکت اللہ، لندن شہر کے مولانا عبدالحلیم، مولانا رفیق، مفتی ابراہیم کاوی، حافظ عبدالرشید کاوی، مولانا مسعود عالم، معروف ادیب و شاعر کامران رعد، ورلڈ سینٹر اسلامک فورم کے سیکریٹری جناب جعفر، خزانچی غلام قادر صاحب، انڈین مسلم فیڈریشن کے نائب صدر عرفان مصطفیٰ، فیڈریشن کے ٹرسٹی جناب شیخ یوسف، انور شریف اور ان کے علاوہ برطانیہ کے مختلف شہروں سے نمائندہ شخصیات نے شرکت کی۔

کانفرنس کا آغاز جناب حافظ عبدالرشید کی تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد جناب مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے جنگِ آزادی میں مسلمانوں کے کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ برصغیر میں مسلم سلطنت کے زوال کے بعد مسلمانوں کی علمی و دینی بیداری اور نشأۃ ثانیہ کا سہرا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور آپ کے خانوادہ کے سر ہے۔ سب سے پہلے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے انگریز حکومت کے خلاف برصغیر کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیا۔ اس کے بعد برصغیر میں حصول آزادی کے لیے تقریباً ۲۰۰ رسالہ مسلمانوں کی قربانیوں اور سرفروشی کی تاریخ کا زریں باب ہے۔ منج

خلافت راشدہ پر اسلامی حکومت کا قیام کے لیے شاہ ولی اللہؒ کے پوتے حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ اور حضرت سید احمد شہیدؒ بریلوی کی قیادت میں سینکڑوں علما وصلحا نے ارض بالاکوٹ کو اپنے مقدس خون سے لالہ زار بنایا۔ پھر علماء صادق پور، علماء فرنگی محل، مولانا احمد اللہ مدراسی کے جہاد کا تسلسل قائم رہا۔ ۱۸۵۷ء کے موقع پر ۵۸ ہزار علماء کو شہید کیا گیا اور پھانسی کے تختہ پر لٹکایا گیا۔ دہلی سے سرحد تک سات سو میل تک درختوں پر علماء حق کی لاشیں لٹک رہی تھیں۔ شاملی کے میدان میں علماء حق نے انگریزی فوج کا مردانہ مقابلہ کیا جس کے سالار اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، امام ربّانی مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور بانی دیوبند حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی تھے۔ شاملی کے میدان میں حضرت پیر ضامنؒ سمیت سینکڑوں علماء ومحدثین نے جام شہادت نوش کیا۔ ان کے بعد تحریک آزادی میں مولانا محمود حسن دیوبندی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا ابوالکلام آزاد، مفتی کفایت اللہ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کی جد وجہد کی طویل تاریخ ہے۔ مفتی صاحب نے نہایت موثر انداز میں برصغیر کی تحریک آزادی میں مسلمانوں اور خاص طور پر علماء حق کی قربانیوں اور کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مہمانِ خصوصی جناب ڈاکٹر عزیز برنی نے موجودہ حالات کے تناظر میں عالمِ اسلام کا جائزہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آج عالمی طاقتوں بالخصوص امریکہ ومغرب نے مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے میڈیا و پروپیگنڈہ کے ذریعہ دہشت گردی کا الزام مسلمانوں کے سر منڈھ دیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ خود امریکہ ویورپ نے مسلم ممالک میں ریاستی دہشت گردی شروع کر رکھی ہے۔ مغرب کی اسلام دشمنی طاقتوں نے ۹/۱۱ کا واقعہ انجام دے کر الزام مسلمانوں کے سر ڈال دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں میں اتنی اہلیت، اتنی سائنس وٹیکنالوجی ہے ہی نہیں کہ وہ ایسا واقعہ انجام دے سکیں۔ بعد میں امریکہ، جرمنی، فرانس، جاپان، برطانیہ کے متعدد تفتیشی اداروں اور اسکالرز نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ۹/۱۱ کا واقعہ مسلمانوں پر الزام ڈال کر مسلم ممالک میں مداخلت کا بہانہ بنانے کے لیے خود امریکہ کی اندرونی اسلام دشمن قوتوں نے انجام دیا۔ اس المناک واقعہ میں کوئی افغانی شریک نہیں تھا، پھر بھی امریکہ ویورپین افواج نے افغانستان کو تباہ کر کے دو ملین سے زیادہ بے قصور مسلمانوں کو قتل اور کئی ملین کو معذور وجلاوطن کر دیا۔ اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے اور امریکی یوروپی ممالک تسلیم کر چکے ہیں کہ اسرائیلی موساد کے کہنے پر امریکی سی آئی اے نے عراق میں تباہ کن اسلحہ کی جھوٹی دستاویز تیار کی تھی جسے بہانہ بنا کر عراق کو تباہ کر دیا گیا اور دو ملین سے زیادہ بے قصور مسلمانوں کو قتل اور پانچ ملین سے زیادہ کو معذور وجلاوطن کر دیا گیا۔

ڈاکٹر برنی نے کہا کہ اسرائیل آئے دن معصوم فلسطینیوں کی بستیوں کو بلڈوزر کے ذریعے مسمار کر کے وہاں اسرائیلی بستیاں بسا رہا ہے۔ بے قصور فلسطینیوں کو اسرائیل فوج وپولیس قتل کر رہی ہے۔ اسرائیل نے پوری فلسطینی آبادی کو امریکہ کی بدنام زمانہ ’گونٹانا موبے‘ کی طرح اذیت ناک جیل وقید خانہ میں تبدیل کر رکھا ہے۔ انہیں بجلی، پانی، خوراک حتیٰ کہ دواؤں تک سے محروم کر رکھا ہے۔ یہ سب عالمی برادری بالخصوص امریکہ ویوروپ کی مجرمانہ خاموشی، در پردہ اسرائیل کی حمایت کے سبب ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر برنی نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ بھی اس لیے سلگ رہا ہے اور حل نہیں ہو پا رہا ہے کہ کانگریس سمیت بھارت کی تمام سیکولر پارٹیاں مسلمانوں کے ہر معاملہ کو کمیونل اور فرقہ وارانہ رنگ دیتی ہے، جب کہ کشمیر اٹوٹ انگ ہے اور کشمیری خوشی سے آپ کے ساتھ آئے ہیں۔ پھر جب وہ فریاد اور شکایت کرتے ہیں تو ان کی دادرسی کرنے کے بجائے کانگریس مٹھی بھر کمیونل برہمن وادی طاقتوں سے ڈر کر کشمیریوں کے ساتھ دشمنوں جیسا سلوک کرتی ہے۔ جب تک کانگریس اور سیکولر پارٹیاں اپنی ذہنیت نہیں بدلیں گی اور آر ایس ایس کی خوشنودی کے لیے کشمیریوں پر جبر وظلم کے فیصلے تھوپتی رہیں گی، کشمیر کا مسئلہ کبھی حل نہیں

ہوگا۔ آپ کو یہ کہنا ہوگا کہ صرف کشمیر کی سرزمین نہیں بلکہ کشمیری ہمارے بھائی ہیں۔

ڈاکٹر برنی نے کہا کہ میں نے پہلے ہی دن کہا تھا کہ ممبئی دہشت گردی کے واقعہ میں صرف دس آدمی نہیں، امریکہ اور بھارت کی کمیونل طاقتیں بھی شریک ہیں۔ بعد میں امریکی ایجنٹ ہیڈلی اور بھارتی آئی بی کے مشکوک کردار نے میری بات کو ثابت کیا۔ ہمیں پوری انسانیت کو ایک کنبہ تصور کر کے ہمدردی اور حقیقت پسندی کے ساتھ مسائل سے نمٹنا ہوگا۔ جب تک بھارت میں کانگریس مہاتما گاندھی اور نہرو کے سیکولر راستے کے بجائے آر ایس ایس اور ہندو کمیونل طاقتوں کی خوشنودی کے لیے کام کرے گی، ہندو مسلم کشیدگی و نفرت کا الاؤ بھڑکتا رہے گا۔ ہر فرقہ وارانہ فساد میں ۹۰، ۹۵ فیصد مسلمانوں کا نقصان کیوں ہوتا ہے؟ ہر فساد نے ثابت کیا ہے کہ انتظامیہ اور پولیس میں خاصی تعداد میں آر ایس ایس کے کمیونل ذہن کے لوگ شامل ہیں جو مسلمانوں کے قتل و تباہی میں خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں۔ جب تک یہ ذہنیت نہیں بدلے گی، وطن عزیز میں ہندو مسلم یکجہتی و بھائی چارہ رواداری اور محبت و پیار سے مل جل کر رہنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔

صدر جلسہ مولانا عیسیٰ منصوری نے کہا کہ برصغیر کی تعریف ساری دنیا میں نرالی وعجیب وغریب ہے۔ برصغیر میں مسلمانوں کے ہزار سالہ دورِ حکومت میں مسلمانوں کی تعداد پانچ فیصد بھی نہیں رہی مگر پوری مدت میں ایک واقعہ بھی نہیں ملتا کہ ہندو عوام نے کبھی مسلم اقتدار کے خلاف بغاوت کی ہو۔ بھارت کی ہزار سالہ تاریخ میں جنگیں سیاسی اور اقتدار کی جنگیں کی تھیں نہ کہ مذہب کی۔ بھارت کی ہزار سالہ تاریخ میں کئی بار مسلمانوں نے سیاسی شکست کھائی مگر پوری تاریخ میں ایک واقعہ بھی نہیں ملتا کہ کسی ہندو نے اسلام یا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کی ہو یا رنگیلا رسول جیسی بدبختانہ کتاب لکھی ہو۔ یہ نفرت کا بیج انگریزوں نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے بویا۔ آج بھارت کی آر ایس ایس اور شیوسینا، بجرنگ دل، سب انگریز کی پیداوار ہیں، ان کا جنگ آزادی میں ذرہ برابر کردار نہیں، جبکہ بھارت میں مسلمانوں کی ملک کی آزادی کے لیے ۲۰۰ سو سالہ شاندار تاریخ ہے۔ بنگال کے نواب سراج الدولہ کی شہادت ۱۷۹۹ء میں اور بالاکوٹ میں سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل کے ساتھ سیکڑوں علما کی شہادت، ۱۸۳۱ کا واقعہ ہے۔ ۱۷۹۹ میں سلطان ٹیپو شہید کی شہادت کے بعد انگریز فوج کا سالار خوشی سے چلا اٹھا کہ آج سے ہندوستان ہمارا ہے۔ جنگ آزادی میں سب سے عظیم اور تابناک کردار علماء حق کا ہے جس کا تسلسل حاجی امداد اللہ مکیؒ سے ہوتا ہوا شیخ الہند محمود حسنؒ دیوبندی، مولانا آزاد اور حضرت مدنیؒ تک ہے۔

مولانا منصوری نے کہا کہ آپ کے مسائل کا واحد حل یہی ہے کہ آپ اللہ سے اپنا رشتہ مضبوط کریں اور اللہ کا سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو امانت اور ذمہ داری آپ کو سونپی ہے، دنیا کے ہر انسان تک قرآن کا پیغام اور ایمان، اسلام اور توحید کی دعوت پہنچائیں۔ جب تک ہم اپنا اصل کام نہیں کریں گے یعنی اللہ رسول کا پیغام ہر انسان تک نہیں پہنچائیں گے، اسی طرح تباہ و برباد رہیں گے۔ بلاشبہ بھارت میں ہمارے بے شمار مسائل ہیں، ناانصافیوں اور ظلم کی ۶۳ سالہ تاریخ ہے۔ تعلیمی پسماندگی، بے انتہا غربت، ہر معاملہ میں ناانصافی و ظلم مثلاً پارلیمنٹ میں سو کے بجائے ۲۵ سیٹیں، ملازمتوں فوج، پولیس میں ۱۵ فیصد کے بجائے بمشکل دو فیصد، فسادات کے عنوان سے نسل کشی و تباہی، مگر میں کہتا ہوں کہ اگر آپ فلسطینیوں کی طرح سو فیصد تعلیم یافتہ ہو جائیں، تیل کی دولت سے مالامال عرب ممالک کی طرح مالدار بن جائیں، ملازمتوں میں ۲۰ فی صد ریزرویشن مل جائے، بھارتی پارلیمنٹ میں آپ کی سو سیٹیں ہو جائیں، تب بھی اسی طرح برباد رہیں گے جب تک اپنی اصل ذمہ داری کا احساس نہ کریں، یعنی ایمان و اسلام کی دعوت کے لیے کھڑے نہ ہوں۔

مولانا منصوری نے کہا کہ آپ کی اصل پہچان اور حیثیت داعی کی ہے اور داعی تاجر کی طرح ہوتا ہے۔ تاجر اپنا مال بیچنے کی خاطر گاہک کی ہزار بدتمیزی و بے ہودگی برداشت کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ کا دین پہنچانے کے لیے آپ کو بھی برداشت کرنا ہوگا۔ اگر آپ کی دوکان نہیں چلتی تو آپ یہ کہہ کر بند نہیں کر دیتے کہ گاہک نہیں آ رہے، بلکہ ناکامی کے اسباب پر غور کر کے امکان بھر جدوجہد میں لگ جاتے ہیں۔ اگر اسٹاف نااہل ہے تو اسے تبدیل کرتے ہیں، دکان کا ڈیکوریشن، فرنیچر ترغیب دلانے والا نہیں تو اسے بدلتے ہیں، دوکان کا سامان بدلتے ہیں، دوکان کی جگہ تبدیل کرتے ہیں، پھر بھی نہ چلے تو ایڈورٹائزنگ کے جدید ترین ذرائع اختیار کرتے ہیں حتیٰ کہ دکان چل پڑتی ہے، مگر جب اللہ کے بندوں کو اس کا پیغام پہنچانے کا مسئلہ درپیش ہو تو صدیوں پرانے فرسودہ طریقوں اور اسلوب پر اکتفا کر کے بیٹھ جاتے ہو کہ کیا کریں، لوگ دینی کتابیں پڑھتے ہی نہیں! دین کی بات کی بات سنتے ہی نہیں! آپ تجارت میں بہت ہوشیار اور دعوت میں نااہل بن جاتے ہیں۔

آج ہم ہر جگہ اپنی مظلومیت کا رونا رو رہے ہیں کہ فلسطین میں ہمارے ساتھ یہ ظلم ہو گیا، چیچنیا میں یہ ظلم ہو گیا، کشمیر میں یہ ظلم ہو گیا، آپ انسانوں کی نظروں میں مظلوم مگر اللہ کے نزدیک ظالم ہیں کہ اللہ نے آپ کو دنیا کے ہر انسان کے لیے ہمیشہ کی فلاح و کامیابی اور ہمیشہ ہمیشہ کی ناکامی و بربادی سے بچنے کا نسخہ شفا قرآن اور اسلام کی شکل میں دیا تھا۔ آج لاکھوں مسلمان مر مر کر ہمیشہ ہمیشہ کی ہلاکت و بربادی یعنی جہنم میں جا رہے ہیں، آپ نے ان کی فکر نہیں کی، ان پر رحم نہیں کیا، اپنی دنیا بنانے میں لگے رہے تو اللہ نے سزا کے طور پر ان لوگوں کو استعمال کر کے آپ کی دنیا کو جہنم بنا دیا۔ آج دنیا میں پوری انسانیت ظلم و بربریت کی چکی میں پس رہی ہے، اس کے ذمہ دار ہم اور آپ ہیں۔ اب ان کی نجات کے لیے کوئی بھی نہیں آئے گا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح فرمان کے مطابق دنیا کے ہر انسان سے آپ کا خونی رشتہ ہے کہ وہ بنی آدم ہے۔ وہ آپ کے حریف نہیں، رحم کے مستحق ہیں، آپ کو ایمان اور اسلام کی دعوت لے کر اٹھنا ہوگا، ورنہ اسپین کی طرح برطانیہ، یورپ، امریکہ ہی میں نہیں، پوری دنیا میں آپ بربادی اور ہلاکت سے نہیں بچ سکتے۔

اجلاس میں مفتی محفوظ الرحمٰن صاحب عثمانی کی تازہ تصنیف ''ذکرا قائما'' جو علماء گجرات کی علمی و دینی خدمات پر مشتمل ہے کی رونمائی ڈاکٹر عزیز برنی، مولانا منصوری، مولانا عثمانی اور سابق ایڈیٹر روزنامہ جنگ لندن جناب ظہور نیازی کے ہاتھوں ہوئی۔ آخر میں ورلڈ اسلامک فورم کی طرف سے ڈاکٹر عزیز برنی کو ان کی جرأت و بے باکی اور خدمات پر مولانا محمد علی جوہر ایوارڈ، مولانا منصوری، مولانا عثمانی اور ظہور نیازی صاحب کے ہاتھوں دیا گیا۔ اجلاس اسی ایوارڈ کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

بھارت میں ''مشترکہ خاندانی قوانین'' کا ایک مجوزہ منظر

لیجیے، یونیفارم سول کوڈ تیار ہے۔ مردوں اور عورتوں سب کو تعدد ازدواج کا حق دیا جا رہا ہے۔ مرد بھی بیک وقت کئی شادیاں کر کے کئی بیویاں رکھ سکتے ہیں اور اسی طرح عورتیں بھی کئی کئی شادیاں کر کے بیک وقت کئی کئی شوہر رکھ سکتی ہیں۔ اس کے لیے راجیہ سبھا میں ایک پرائیویٹ بل پیش کر دیا گیا ہے۔ یہ بل بی جے پی کے ممبر پارلیمنٹ، سابق گورنر اور پنجاب و ہریانہ کے سابق چیف جسٹس ایم راما جوئس نے پیش کیا ہے۔ (دی سنڈے گارجین، ۱۸ جولائی)

بی جے پی ایک زمانے سے یونیفارم سول کوڈ کے نفاذ کے لیے تحریک چلا رہی ہے۔ اس کے لیے طرح طرح کی کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ خود آئین سازوں نے بھی آرٹیکل ۴۴ میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کو حکومت کی بنیادی ذمہ داری

قرار دیا ہے۔ بی جے پی کے ایک ممبر نے اس کے لیے عملی قدم اٹھا دیا ہے۔ جو مردوں اور عورتوں کو تعدد ازدواج کے معاملے میں مساوی حق اور برابری کا درجہ دینے کے قائل ہیں، وہ اس بل کے ذریعے عورتوں کے خلاف مذہب یا جنس کی بنیاد پر امتیاز کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس بل کے ذریعے شادی اور طلاق کے سلسلے میں ایسا قانون بنانا چاہتے ہیں جس میں مختلف مذاہب کے احکام وتعلیمات کو یکجا کر دیا جائے گا۔ اس بل میں دوسری شادی کا راستہ نکال کر طلاقوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مسئلے پر قابو پانے کا خواب دیکھا گیا ہے کہ ایک مرد یا عورت اپنے موجود شریک حیات کی مرضی سے طلاق لیے بغیر دوسری شادی کر سکتا اور کر سکتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تعدد ازدواج موجودہ قانون کے تحت مردوں اور عورتوں کے لیے ناممکن ہے جب تک کہ وہ طلاق نہ لے لیں، لیکن بہرحال زندگی میں ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں جب خاندان یا جوڑے کے لیے دوسری شادی لازمی ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر میاں بیوی دونوں ایک خوشگوار ازدواجی زندگی گزار رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے بیوی کسی ایکسیڈنٹ میں دونوں ٹانگوں سے محروم ہو جاتی ہے، تب وہ ایک بیوی کی حیثیت سے اپنے لازمی فرائض ادا نہیں کر پاتی۔ اگر وہ چاہے تو اس کا شوہر دوسری شادی کر سکتا ہے، لیکن موجودہ قوانین طلاق کے بغیر اس طرح کی شادی کی اجازت نہیں دیتے، باوجودیکہ مختلف علیحدہ علیحدہ قوانین موجود ہیں۔

واضح رہے کہ خاندانی پراپرٹی میں افراد کے حقوق، حق وراثت، اقلیت، سرپرستی، شادی اور طلاق سے متعلق قوانین سول کوڈ کہلاتے ہیں۔ ان میں شادی اور طلاق سے متعلق قوانین بہت اہمیت کے حامل ہیں اور اس سلسلے میں آئین کے نفاذ سے پہلے کے بھی اور بعد کے بھی دونوں وقتوں کے اور مختلف قسم کے قوانین موجود ہیں۔ ہندو شادی ایکٹ ۱۹۵۵ء، اسپیشل شادی ایکٹ ۱۹۵۴ء، ۱۹۶۳ء کا ایکٹ نمبر ۳۲، ۱۹۴۹ء کا ایکٹ نمبر ۳۳، ۱۹۷۰ء کا نمبر ۲۹ اور ۱۹۷۶ء کا نمبر ۶۸، انڈین کرسچین میرج ایکٹ ۱۸۷۲ء، پارسی شادی وطلاق ایکٹ ۱۹۳۶ء اور مسلم نکاح وطلاق کی ایکٹ ۱۹۵۱ء۔ ان تمام باتوں کا ذکر کرتے ہوئے بل میں کہا گیا ہے کہ مسلم پرسنل لا کے تعلق سے پارلیمنٹ نے آئین کے نفاذ کے بعد کوئی قانون نہیں بنایا ہے۔ شادی اور طلاق سے متعلق مسلم پرسنل لاء ایک مرد کو بیک وقت چار بیویاں رکھنے کا حق دیتا ہے اور پھر شوہر کو یک طرفہ طور پر زبانی الفاظ کہہ کر بیوی کو طلاق دے دینے کا حق بھی دیتا ہے۔ یہ قوانین امتیاز پر مبنی ہیں اور عورتوں کے خلاف ہیں، جبکہ آئین کا آرٹیکل ۱۵ اجنس اور مذہب کی بنیاد پر امتیاز کو ممنوع قرار دیتا ہے۔

یاد رہے کہ کوئی بھی ممبر پارلیمنٹ جو وزیر نہ ہو، اگر پارلیمنٹ میں کوئی بل پیش کرتا ہے تو اس کو پرائیویٹ بل کہا جاتا ہے اور ۱۹۷۰ء کے بعد سے پارلیمنٹ نے کوئی پرائیویٹ بل پاس نہیں کیا ہے، لیکن ایک ایسے وقت میں جب مختلف کھاپ اندرون گوتر شادی کے خلاف قانون قرار دیے جانے کے لیے تحریک چلا رہی ہیں، جنسی انارکی وبے راہ روی کے نتیجے میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں جنون عشق کا طوفان برپا ہے، وہ گھر سے فرار ہو کر من مانے طریقے سے شادیاں رچا رہے ہیں اور مغربی دنیا کی تقلید کرتے ہوئے پارٹنر شپ، کورٹ شپ کی راہ اختیار کر رہے ہیں اور اب بالخصوص قومی راج دھانی دہلی اور اس کے اردگرد اور بالعموم پورے ملک میں ناموس کے نام پر قتل کے واقعات کا سلسلہ روز بروز زور پکڑتا جا رہا ہے، حکومت ہندو میرج ایکٹ میں ترمیم پر غور کر رہی ہے، اس بل کو یقیناً زیر بحث لایا جائے گا۔ مختلف فرقے، مذاہب اور تہذیبوں کے ماننے والے اس کو کہاں تک قبول کرتے ہیں، دیکھنے کی بات ہے۔ تاہم مسلمانوں کو جو قرآن وسنت کے احکام وتعلیمات پر ایمان وعقیدہ رکھتے اور ان پر عمل کرتے ہیں، ہر وقت محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ (سہ روزہ ''دعوت'' دہلی)